جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

علامات قیامت

(۸)

دجال کا خروج، نزولِ مسیح اور یاجوج وماجوج کا خروج

------ ۴ ------

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، نَهْرَانِ: أَحَدُهُمَا نَارٌ تَأَجَّجُ فِي عَيْنِ مَنْ رَآهُ، وَالْآخَرُ مَاءٌ أَبْيَضُ فَإِنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَلْيُغْمِضْ، وَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِيَّاكُمْ وَالْآخَرَ فَإِنَّهُ الْفِتْنَةُ، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ مَنْ يَكْتُبُ وَمَنْ لَا يَكْتُبُ، وَأَنَّ إِحْدَى عَيْنَيْهِ مَمْسُوحَةٌ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ، أَنَّهُ يَطْلُعُ مِنْ آخِرِ أَمْرِهِ عَلَى بَطْنِ الْأُرْدُنِّ، عَلَى بَيْتِهِ أَفِيقُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ بِبَطْنِ الْأُرْدُنِّ، وَأَنَّهُ يَقْتُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُلُثًا، وَيَهْزِمُ ثُلُثًا، وَيُبْقِي ثُلُثًا، وَيَجِنُّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ، فَيَقُولُ

بَعْضُ الْمُؤْمِنِينَ لِبَعْضٍ: مَا تَنْتَظِرُونَ أَنْ تَلْحَقُوا بِإِخْوَانِكُمْ فِي مَرْضَاةِ رَبِّكُمْ، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَغْدُ بِهِ عَلَى أَخِيهِ، وَصَلُّوا حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ، وَعَجِّلُوا الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَقْبِلُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ، فَلَمَّا قَامُوا يُصَلُّونَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ إِمَامُهُمْ، فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: هَكَذَا افْرِجُوا بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّ اللهِ.

حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے پاس جو کچھ ہوگا، اُس کے بارے میں خود اُس سے زیادہ میں علم رکھتا ہوں۔ اُس کے پاس دو نہریں ہوں گی، جن میں سے ایک دیکھنے والے کی نظر میں بھڑکتی ہوئی آگ دکھائی دے گی اور دوسری میں سفید رنگ کا پانی ہوگا۔ سو تم میں سے اگر کوئی اُس کو پائے تو اُس کو چاہیے کہ (اپنی آنکھیں بند کر کے) اُس نہر سے پیے جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہو، اِس لیے کہ وہ در اصل ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دوسری نہر سے تم لوگ دور رہنا، اِس لیے کہ وہ آزمایش (کا باعث) ہوگی۔ اور جان رکھو کہ اُس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے مابین 'کافر' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ (بہ آسانی) پڑھ لے گا اور یہ کہ اس کی ایک آنکھ ایسے مٹی ہوئی ہوگی کہ اُس کے اوپر جلد چڑھی ہوگی۔ یہ دجال بالآخر اردن[1] کے میدانی علاقے میں نمودار ہوگا، اِس طرح کہ اُس کے گھر پر افیق کی گھاٹی جھک رہی ہوگی[2]۔ اردن کے علاقے میں ہر شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اور یہ (دجال) اُن مسلمانوں میں سے ایک تہائی لوگوں کو قتل کر دے گا، ایک تہائی کو پسپا کر دے گا اور ایک تہائی کو (پہلے کی طرح) باقی رکھے گا۔ پھر جب رات چھا جائے گی تو اہل ایمان ایک دوسرے سے کہیں گے، اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنے (مسلمان) بھائیوں سے جا ملنے میں انتظار کس بات کا! جس کے پاس بھی کوئی کھانا بچا ہو، وہ اُسے اپنے بھائی تک پہنچائے اور فجر کا وقت ہوتے ہی فی الفور نماز پڑھو اور

اپنے دشمن کے مقابلے میں نکل آؤ۔ پھر جب وہ (فجر کی) نماز پڑھنے لگیں گے تو اُن کے امام عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر اُن کو نماز پڑھائیں گے۔ جب وہ نماز پڑھا کر پلٹیں گے تو فرمائیں گے: اِس طرح،[3] میرے اور اللہ کے دشمن کے مابین راستہ چھوڑ دو[4]۔

۱۔ یہ ہلاکت سے پہلے دجال کے آخری تاخت کے لیے نمودار ہونے کا ذکر ہے۔ اِس میں اردن کے ذکر سے غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔

۲۔ اِس کے لیے اصل میں 'عَلَى بَيْتِهِ أَفْيَقُ ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ اُس مدعا کے لیے بہت واضح نہیں ہیں، جو اِن سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ اصل میں 'هٰكَذَا ' کا لفظ آیا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ گویا اشارے سے فرمایا۔

۴۔ دجال سے متعلق یہاں اور اِس کے آگے کی روایتوں میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں، اُن کی وضاحت پیچھے 'دجال کا خروج' کے زیر عنوان ہو چکی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۷ سے لیا گیا ہے اور اِس کا ایک ہی متابع طریق ہے جو الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۳ میں نقل ہوا ہے۔

— ۵ —

إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:[1] دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «[لَا تَبْكِي[2]] إِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي، فَإِنَّ

رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ،[٣] [فَيَسِيرُ[٤]] حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ[٥] مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى الشَّامِ مَدِينَةٍ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ -أي الطيالسي- مَرَّةً: حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، [وَفِي رِوَايَاتٍ: فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ لُدًّا[٦]] فَيَنْزِلَ عِيسَى [ابْنُ مَرْيَمَ[٧]] عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً [أَوْ قَرِيبًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً[٨]] إِمَامًا عَدْلًا، وَحَكَمًا مُقْسِطًا».

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اُس وقت رو رہی تھی۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے دجال کا خیال آیا تو میں رو پڑی۔ آپ نے فرمایا: مت رو۔ اگر دجال میرے حین حیات نمودار ہوا تو اُس کے مقابلے میں تمھارے لیے میں کافی ہوں گا۔ اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو (آگاہ رہو کہ) تمھارا صاحب عزت وجلال رب یک چشم نہیں ہے، (جب کہ دجال یک چشم ہو گا)۔ اُس کا خروج اصبہان کے یہودی علاقے میں ہو گا[١]۔ پھر وہ سفر کرتا ہوا مدینہ کی طرف آئے گا اور اُس کے کنارے پر پڑاؤ ڈالے گا۔ اُس زمانے میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے، اُس میں داخل ہونے کے ہر راستے پر (پہرے کے لیے) دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ پھر اہل مدینہ کے بُرے لوگ مل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اور فلسطین کے شہر شام میں بابِ لُد تک اُس کے ساتھ جائیں گے۔ طیالسی کہتے ہیں کہ بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں کہ: یہاں تک کہ دجال فلسطین میں بابِ لُد کے علاقے میں آئے گا، جب کہ بعض روایتوں میں ہے کہ: پھر وہ روانہ ہو گا، یہاں

تک لُد کے علاقے میں پہنچے گا۔ پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے۔ اِس کے بعد عیسیٰ ایک عادل حکمران اور منصف حکم کی حیثیت سے روے زمین پر چالیس سال یا فرمایا کہ چالیس سال کے قریب عرصہ گزاریں گے[۲]۔

۱۔ یعنی ابتدا میں، جب وہ مسلمانوں کے علاقے پر تاخت کے لیے نکلے گا۔

۲۔ پیچھے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ سیدنا مسیح کا عرصۂ قیام سات سال ہو گا، یہاں یہ چالیس سال بیان ہوا ہے۔ پھر راوی کو اِس میں بھی تردد ہے۔ اِس طرح کے تضادات اِن روایتوں میں ہر جگہ دیکھے جا سکتے ہیں۔ اب اِس کے سوا کیا چارہ ہے کہ اِن سے قطع نظر کر کے اصل بات پر نگاہ رکھی جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۴۴۶۷ سے لیا گیا ہے۔ اس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۴۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۹۹۶، ۱۱۴۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۲۲۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۵۶۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۶۸۷۔

۲۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۱۴۸۔

۳۔ بعض روایتوں، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۴ میں یہاں 'وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ يَهُودُ أَصْبَهَانَ' کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۴۔

۵۔ دوسرے طرق، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۲۲ میں یہاں 'نَقْب' کے بجاے 'بَاب' کا لفظ آیا ہے۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۴۔

۷۔ نفس مصدر۔

۸۔ ایضاً۔

—— ٦ ——

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ:[١] ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ [جَعْدٌ[٢]] قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ،

أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ، [فَيُكَذِّبُونَهُ،[3]] فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، [فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ،[4]] فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ [الشَّرْقِيِّ[5]]، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ [كَمَا قَالَ اللهِ[6] عزوجل] ﴿مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبياء: ٩٦]، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى

يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ [إِلَى اللّٰهِ[7]]، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ [أَرْبَعِينَ يَوْمًا[8]]، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ [تَخْضَارُّ فَلَا تَيْبَسُ، وَتَيْنَعُ فَلَا تَذْهَبُ ثَمَرَتُهَا،[9]] تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ،[10] يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ».

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور بہت اضطراب میں ڈال دینے والی باتیں فرمائیں[1]۔ یہاں تک کہ

ہمیں گمان ہوا کہ گویا وہ کھجوروں کے جھنڈ میں کہیں موجود ہے۔ پھر جب ہم شام کو آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری اِس کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول، صبح کے وقت جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو بہت پریشان کر دینے والی باتیں فرمائی تھیں، یہاں تک کہ ہمیں یہ لگا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اِس پر آپ نے فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں دجال کے بجائے دوسری چیزوں کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اگر وہ اُس وقت نمودار ہوا جب میں تمھارے درمیان موجود ہوں گا تو تم تک پہنچنے سے پہلے میں اُس کو مغلوب کر دوں گا۔ اور اگر وہ اُس زمانے میں ظاہر ہوا جب میں تمھارے درمیان نہیں ہوں گا تو ہر آدمی اپنا دفاع خود کرے گا اور میرے بعد ہر مسلمان کو سنبھالنے والا (نگہبان) اللہ ہی ہو گا۔ یہ (دجال) چھوٹے اور گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہو گا، اِس کی (ایک) آنکھ باہر نکلی ہوئی (اور بے نور) ہو گی۔ گویا میں اِس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ سو تم میں سے جو شخص اِس کو پائے، اُس کو چاہیے کہ اِس کے سامنے [2] سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ یہ عراق اور شام کے درمیان میں ایک راستے سے نکل کر آئے گا۔ پھر یہ دائیں اور بائیں، ہر طرف تباہی مچائے گا۔ اے اللہ کے بندو، تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، یہ روے زمین پر کتنے عرصے تک رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، جن میں سے ایک دن ایک سال کی طرح کا ہو گا، ایک دن ایک مہینے کے برابر ہو گا، ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہو گا اور اِس کے (باقی) سارے دن تمھارے (عام) دنوں ہی کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، دجال کا جو دن ایک سال کی طرح ہو گا، کیا اُس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہو گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تم اُس دن کے حساب سے اندازہ کر کے نماز پڑھنا [3]۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، زمین پر اُس کی سرعت رفتار کیسی ہو گی؟ آپ نے فرمایا: اُس بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو [4]۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، اُنھیں دعوت دے گا تو وہ اُس پر ایمان لے آئیں گے اور اُس کے حکم پر چلیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں

اگائے گی[۵]۔ شام کے وقت اُن کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو اُن کے کوہان نہایت اونچے اور تھن دودھ سے خوب بھرے ہوئے اور کوکھیں بہت پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر وہ (ایک اور) قوم کے پاس آئے گا، اُنھیں (بھی) دعوت دے گا تو وہ اُس کو جھٹلا کر اُس کی بات ٹھکرا دیں گے۔ اِس پر اُن کے اموال اُن کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے ہو لیں گے، چنانچہ وہ وہاں سے جائے گا تو لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، اور اُن کے مال و مواشی میں سے کوئی چیز اُن کے ہاتھ میں نہیں ہو گی۔ پھر وہ (دجال) ویران زمین سے گزرے گا تو اُس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال، چنانچہ اُس کے خزانے (نکل کر) اِس طرح اُس کے پیچھے چل پڑیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں۔ پھر وہ ایک جوان رعنا کو طلب کرے گا اور اُسے تلوار سے مار کر اُس کے دو ٹکڑے کر دے گا جو اتنی دور جا گریں گے جیسے نشانے پر پھینکا گیا تیر گرتا ہے۔ پھر وہ اُس (نوجوان) کو پکارے گا تو وہ (زندہ ہو کر) چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا اُس کے پاس آئے گا[۶]۔ وہ (دجال) اِسی عالم میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے جو دمشق کے مشرقی علاقے میں سفید مینار کے پاس اِس حالت میں اتریں گے کہ دو زرد کپڑوں میں ملبوس ہوں گے، دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اُس سے پانی ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو اُس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی[۷]۔ جو کافر بھی آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا، اُس کے لیے مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا[۸]۔ اُن کے سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اُن کی نظر جائے گی۔ چنانچہ وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے[۹] اور مشرقی علاقے میں بابِ لُد کے مقام پر اُس کو پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم کے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اُس (دجال) سے محفوظ رکھا ہو گا تو وہ اُن کے چہروں پر اپنے ہاتھ پھیریں گے اور اُنھیں جنت میں اُن کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ پھر اِسی دوران میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی فرمائیں گے، (جس میں ارشاد ہو گا: میں نے اپنے ایسے بندوں کو (زمین میں) نمودار کر دیا ہے جن سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے[۱۰]۔ پس آپ میرے

(اِن) بندوں کو بچا کر کوہِ طور کی طرف لے جائیے۔اِس کے بعد اللہ یاجوج وماجوج کو بھیج دے گا اور وہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر بلندی سے پل پڑیں گے [۱]۔ پھر اُن کے (لشکر کا) اگلا حصہ بحیرۂ طبریہ سے گزرے گا تو اُس میں جو (پانی) ہو گا، اسے پی جائے گا۔ پھر اُنھی کے بعد کے لوگ (وہاں) سے گزریں گے تو کہیں گے: کبھی اِس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی (طور پر) محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ یہاں تک کہ اُن میں سے ہر ایک کے لیے بیل کا سر اِس سے بہتر، (یعنی قیمتی) ہو گا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں [۲]۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی گڑ گڑا کر اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا، جس کے نتیجے میں صبح کو وہ سب اِس طرح مرے ہوئے ہوں گے، جیسے سب پر ایک ہی وقت میں (اچانک) موت آگئی ہو [۳]۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی (طور سے) اتر کر زمین پر آئیں گے تو زمین میں بالشت بھر جگہ بھی نہیں پائیں گے جو یاجوج وماجوج کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ یہ دیکھ کر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی گڑ گڑا کر اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں جیسی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو اُنھیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، لے جا کر پھینک دیں گے۔ پھر اللہ چالیس دن تک ایسی بارش برسائے گا جس سے کوئی اینٹوں کا گھر محفوظ رہے گا، نہ اون کا کوئی خیمہ۔ چنانچہ یہ بارش زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہو گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ، چنانچہ اُس زمانے میں وہ سر سبز و شاداب ہو جائے گی اور خشک نہ ہو گی، خوب ثمر آور ہو جائے گی اور اُس کا پھل ختم نہ ہو گا۔ ایک انار سے پوری جماعت کھائے گی اور اُسی کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی۔ اور دودھ میں اتنی برکت ڈال دی جائے گی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی بھی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہو گی۔ اور دودھ دینے والی گائے لوگوں کے پورے قبیلے کو کفایت کرے گی۔ اور دودھ دینے والی بکری آدمی کے قریبی رشتہ داروں کے لیے کافی ہو گی۔ یہ لوگ اِسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ ایک خوش گوار ہوا بھیجے گا جو لوگوں کو اُن کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر

مومن و مسلم کی روح قبض کر لے گی۔ پھر (زمین پر) بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو اِس پر گدھوں کی طرح (سر عام) مجامعت کریں گے، سو قیامت اُنھی لوگوں پر قائم ہو گی"[14]۔

۱۔ یعنی ایسی باتیں جن سے یہ خیال ہوا کہ ہو سکتا ہے وہ ہمارے ہی زمانے میں کسی وقت آجائے۔

۲۔ یعنی اُس زمانے میں، جب لوگوں کو اُس کے فتنے کا سامنا کرنا پڑے۔ ہم پیچھے وضاحت کر چکے ہیں کہ ابتدائی آیات کا ذکر یہاں راوی کی غلطی ہے، اِس لیے کہ پیش نظر مقصد کے ساتھ اُن کے مضمون کی نہ صرف یہ کہ کوئی مناسبت نہیں ہے، بلکہ اپنی الگ حیثیت میں اُن کا فصل بھی محل نظر ہے۔ سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں، البتہ قرآن کے خاص اسلوب میں دین کی پوری دعوت بڑے موثر طریقے سے بیان کرتی ہیں۔ روایت کی نسبت اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح ہے تو جس طرح دوسری روایتوں میں تصریح ہے، آپ نے یہ غالباً اُنھی کے بارے میں فرمایا ہے۔

۳۔ یہ آپ نے اُصولِ اجتہاد کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر دن تمھارے احساس کے لحاظ سے ایک سال کی طرح ہے تو ایک ہی دن کی اور اگر فی الواقع ایک سال کا ہو گیا ہے تو اُس کے حساب سے ہر دن کی نماز الگ الگ پڑھی جائے گی۔

۴۔ اِس پر اب کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے، اِس لیے کہ ہوا کی طرح اُڑا کر لے جانے والی سواریاں اب ہمارے روزمرہ کے مشاہدے کی چیز بن چکی ہے۔

۵۔ نئے علوم نے یہ چیزیں بھی بڑی حد تک ممکن بنا دی ہیں۔

۶۔ اِس طرح کے شعبدے نفسی علوم کی مدد سے لوگوں کی نگاہوں کو اپنی گرفت میں لے کر پہلے بھی دکھائے جاتے رہے ہیں۔

۷۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ قرآنِ مجید اِس طرح کے نزول کو قبول نہیں کرتا۔ چنانچہ ناگزیر ہے کہ اِس کی تعبیر کی جائے، اُسی طرح جیسے رؤیا کے مشاہدات کی تعبیر کی جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ تعبیر کیا ہے؟ اِس کی وضاحت اِس سے پہلے نزول مسیح کی روایتوں میں ہو چکی ہے۔

۸۔ مطلب یہ ہے کہ ہدایت کے لیے وہ برہان سامنے آجائے گی کہ کفر کے لیے اُس کے مقابل میں جینا ممکن نہیں رہے گا، بالکل اُسی طرح، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فتح مکہ کی برہان سامنے آجانے کے بعد ممکن نہیں رہا تھا اور فی الواقع وہی صورت حال پیدا ہو گئی تھی، جو روایت میں بیان ہوئی ہے۔

چنانچہ فرمایا تھا کہ سرزمین عرب میں اب کوئی گھر اور کوئی خیمہ ایسا نہیں رہے گا، جس میں اسلام داخل نہیں ہو جائے گا۔ روایت میں جو تعبیر اختیار کی گئی ہے، وہ اِسی طرح کے کسی مفہوم پر دلالت کے لیے ہے۔ اُس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی کافر زندہ نہیں رہے گا۔

۹۔ یہ راوی نے پیچھا کرنے کو اِس اسلوب میں بیان کر دیا ہے۔ اِس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دجال کہیں گم ہو گا اور وہ اُس کو تلاش کرنے کے لیے نکلیں گے۔

۱۰۔ یعنی یاجوج و ماجوج کو، جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۱۱۔ یہ اُسی خروج کا منتہاے کمال ہو گا، جس کی ابتدا چنگیز و ہلاکو کے حملوں سے ہو چکی ہے۔

۱۲۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی بڑی تعداد جب اِس طرح محصور ہو گی تو کھانے کی چیزیں ایسی نایاب ہو جائیں گی کہ بیل کا سر بھی اگر سو دینار کا ملے تو اُسے سستا سمجھا جائے گا، دراں حالیکہ اُس کے گوشت میں سب سے ردی چیز اُس کا سر ہی ہوتا ہے۔

۱۳۔ یاجوج و ماجوج کے جس خروج کا ذکر قرآن میں ہوا ہے، یہ اُس کے آخری مرحلے کا بیان ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اُنھیں مغلوب نہیں کر پائیں گے، بلکہ اللہ ہی اپنے کسی عذاب سے اُن کا خاتمہ کر دیں گے۔

۱۴۔ یہ اور اِس سے پیچھے کی روایتیں اِس لحاظ سے تو قابل قبول ہیں کہ اِن میں بھی یاجوج و ماجوج کے خروج، نزول مسیح اور دجال کا ذکر اُسی طریقے سے ہوا ہے، جس طریقے سے پیچھے متعدد روایتوں میں ہو چکا ہے۔ تاہم اِن تینوں واقعات کی جو تفصیلات اِن میں بیان ہوئی ہیں، اُن میں اِس قدر اختلافات ہیں کہ اِنھیں اب ایک مجموعۂ تضادات ہی کہا جا سکتا ہے۔ یہ تضادات واقعات کی ترتیب میں بھی ہیں، بیانات کی کمی بیشی میں بھی ہیں، اعداد اور مقادیر میں بھی ہیں اور اُن کے نتائج و عواقب میں بھی۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسرا اور معراج کی روایتوں کی طرح الگ الگ واقعات کو ایک ہی واقعے کی صورت میں بیان کر دینے کے نتیجے میں بہت سی چیزیں خلط ملط ہو گئی ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اِن میں توفیق پیدا کریں، مگر ہر جگہ ممکن نہیں ہوا۔ اِس صورت حال میں اب دو ہی راستے رہ جاتے ہیں: ایک یہ کہ پچھلے ابواب میں جو روایتیں آچکی ہیں، اُنھی پر اکتفا کیا جائے اور اِس باب کی تمام روایتیں یہ کہہ کر رد کر دی جائیں کہ اِن میں سے کوئی روایت بھی محفوظ طریقے سے منتقل نہیں ہو سکی۔ دوسرے یہ کہ پیچھے مذکور روایتوں کی تائید میں اِنھیں فی الجملہ باقی رکھا جائے اور راویوں کی غلطیوں اور اُن کے تصرفات نے جو مسائل پیدا کر دیے ہیں، اُنھیں اُس وقت کے لیے چھوڑ دیا جائے، جب حقیقت واضح ہو گی اور اِن کا مصداق، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اِن کی نسبت صحیح ہے تو سامنے آ جائے گا۔ ہم نے اِسی

دوسری صورت کو ترجیح دی ہے اور جو کچھ وضاحت ہو سکتی تھی، کر دی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۷ سے لیا گیا ہے۔اِس کے راوی تنہا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ ہیں۔اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۷۶۲۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۵۔الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۲۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۳۲۱۔ سنن ترمذی، رقم ۲۲۴۰۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۱۱۷۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۵۔الشریعۃ، آجری، رقم ۸۸۴۔ مسند الشامیین، طبرانی، رقم ۶۱۴۔الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۲۶، ۱۰۲۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۸۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۷۶۲۹۔

۳۔الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۲۹۔

۴۔ نفس مصدر۔

۵۔ایضاً۔

۶۔ مسند احمد، رقم ۱۷۶۲۹۔

۷۔ نفس مصدر۔

۸۔ایضًا۔

۹۔ایضًا۔

۱۰۔ بعض طرق، مثلاً سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۵ میں یہاں ’شِرَارُ النَّاسِ‘ کے بجاے ’سَائِرُ النَّاسِ‘ کے الفاظ آئے ہیں۔